تاریخ وسیر

ابومسعود عبدالجبار سلفی

ہندؓ بنتِ عتبہ کے متعلق مبالغہ آمیز قصہ!

عالم اسلام کے عام مؤرخین اور خصوصاً حاقدینِ بنی اُمیہ نے اپنی مؤلفات میں مرویاتِ محمد بن اسحٰق اور مسند امام احمد کی ایک روایت کی بنیاد پر حضرت ہندؓ بنتِ عتبہ قرشیہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس نے جنگِ اُحد میں حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کا پیٹ چاک کرکے اُن کا جگر چبا ڈالا تھا بلکہ اسے نگلنے کی کوشش بھی کی تھی اور سچی بات یہ ہے کہ ہم خود بھی ان لوگوں میں شامل رہے ہیں جو منبر ومحراب پر ہندِ بنت عتبہ کی سنگدلی کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں اور ہم آج تک اس قصے کو متفق علیہ سمجھتے رہے، تاآنکہ ہمیں فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی عمیر مدخلی سابق پروفیسر مدینہ یونیورسٹی کی کتاب مطاعن سید قطب علی أصحاب رسول الله ﷺ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کتاب میں علامہ محمود شاکر مصری کا مقالہ بھی شامل ہے جو انہوں نے اصحابِ رسول ﷺ کے دفاع میں لکھا تھا۔

اس مقالے میں اُنہوں نے ایمان قبول کرکے اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کردینے والے صحابہ کرامؓ کے تذکرے کے بعد ہند بنتِ عتبہ قرشیہ کے متعلق لکھا تھا کہ اگر ہند بنت عتبہ کے متعلق حضرت حمزہؓ کے پیٹ چاک کرنے اور ان کے جگر کو چبانے کا قصہ صحیح ثابت ہوجائے تو پھر بھی بہت کم ایسے مرد اور عورتیں نظر آئیں گی جن سے جاہلیت میں ایسے افعال سرزد نہ ہوئے ہوں۔

جب ہم نے یہ الفاظ پڑھے تو ہمیں حد درجہ حیرانی ہوئی اور پھر ٹھنڈے دل سے سوچا کہ اصل حقیقت تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اس موضوع پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ جتنا کسی کا گناہ یا قصور ہو، حکایتاً اسے اتنا ہی بیان کیا جائے اور مبالغہ آمیزی سے بچا جائے۔ ہم اسی فکر میں تھے کہ ہمیں کویت سے شائع ہونے والا مجلّہ 'اُمتی' مل گیا، اس میں فضیلۃ

الشیخ حای الحای کے مضمون پر نظر پڑی اور ہم نے اسے بالاستیعاب پڑھا۔ زیر نظر مضمون میں ہم اسے تمہید بنا کر اس پر اپنی گذارشات پیش کریں گے۔ اللہ کریم ہمیں اِفراط وتفریط سے بچائے اور حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حمزہؓ بن عبدالمطلب ہاشمی کے بعد از شہادت پیٹ چاک کرنے اور ان کے جگر چبانے کے قصے کا دارومدار مسند احمد کی اس مرسل اور منکر المتن روایت پر ہے جو بمع سند اس طرح ہے:

"حدثنا عفان حدثنا حماد حدثنا عطاء بن السائب عن الشعبي عن ابن مسعود أن النساء كنَّ يوم أحد خلف المسلمين يُجهزن على جرحىٰ المشركين، فلو حلفت يومئذ رجوت أن أبرَّ: أنه ليس أحد منا يريد الدنيا حتى أنزل الله عزوجل ﴿مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾ فلمَّا خالف أصحاب النبي ﷺ وعصوا ما أمروا به أفرد رسول الله ﷺ في تسعة، سبعةٍ من الأنصار ورجلين من قريش وهو عاشرهم، فلما رهِقوه قال: «رحم الله رجلا ردَّهم عنا» قال: فقام رجل من الأنصار فقاتل ساعة حتى قُتل فلمَّا رهقوه أيضًا قال: «يرحم الله رجلا ردّهم عنا» فلم يزل يقول ذا حتى قتل السبعة فقال النبي ﷺ لصاحبه «ما أَنْصَفْنَا أصحابَنا». فجاء أبوسفيان، فقال: أُعلُ هبل! فقال رسول الله ﷺ: «قولوا: "الله أعلىٰ وأجلّ"» فقالوا: الله أعلى وأجل فقال أبوسفيان لنا عزّى ولاعزّى لكم. فقال رسول الله ﷺ قولوا: «الله مولـٰنا والكافرون لا مولىٰ لهم»، ثم قال أبوسفيان: يومٌ بيومِ بدر، يوم لنا ويوم علينا، ويوم نُسَاءُ ويومٌ نُسَرُّ، حنظلة بحنظلة، وفلان بفلان، وفلان بفلان فقال رسول الله ﷺ: «لا سواءً أما قتلانا فأحياءٌ يُرزقون، وقتلاكم في النار يُعذَّبون» قال أبوسفيان: قد كانت في القوم مثلةٌ، وإن كانت لَعَنْ غير ملإٍ منا ما أمرت ولا نهيت، ولا أحببتُ ولا كرهتُ، ولاسَاءَنِي وَلاَ سَرَّنِي قال: فنظروا، فإذا حمزة قد بُقِرَ بطنه، وأخذت هند كبده فَلاَكَتْها، فلم تستطع أن تأكلها، فقال رسول

الله ﷺ: «أ أكلت منه شيئًا؟» قالوا: لا، قال: «ما كان الله ليُدخل شيئًا من حمزة النار»، فوضع رسول الله ﷺ حمزةً فصلى عليه، وجيء برجل من الأنصار فوضع إلى جنبه فصلى عليه فرُفع الأنصاري وتُرك حمزة ثم جيء بآخر فوضعه إلى جنب حمزة فصلى عليه ثم رُفع وتُرك حمزة حتى صلى عليه يومئذ سبعين صلاة (۴۶۳/۱)

''امام احمدؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عفان نے حماد کے حوالے سے اور حماد نے ان کو عطا بن سائب کے حوالے سے بیان کیا کہ شعبی کے ذریعے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت منقول ہے کہ جنگِ اُحد کے دن مسلمان عورتیں مسلمانوں کے پیچھے تھیں اور وہ مشرکین کے زخمیوں پر حملہ آور ہوکر ان کا کام تمام کردیتی تھیں، اور اگر میں اس دن حلف اُٹھا کر کہتا کہ ہم میں سے کوئی بھی دولت دنیا کا ارادہ نہیں رکھتا تھا تو میں پُر امید تھا کہ میں سچا ثابت ہوں گا یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی ﴿مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾ جب رسولِ اکرم ﷺ کے صحابہ نے آپؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی تو آپؐ ۹ صحابہ کے ساتھ ایک طرف ہوگئے، ان میں سات انصاری تھے اور دو قریشی اور ان میں دسویں آپ ﷺ خود تھے۔ جب کفار قریش نے آپ کو نرغے میں لے لیا تو آپؐ نے فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اُنہیں ہم سے دور ہٹا دے، راوی کہتا ہے کہ انصار میں ایک صحابیؓ آگے بڑھا اور گھڑی بھر لڑتا ہوا شہید ہوگیا، جب اُنہوں نے پھر گھیرا تنگ کیا تو آپؐ نے فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اُنہیں ہم سے دور ہٹا دے۔ آپؐ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک ساتوں انصاری یکے بعد دیگرے لڑتے شہید ہوگئے، تو رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ چنانچہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا۔ أعل هبل (ہبل کا اقبال بلند ہو)۔ آپؐ نے فرمایا: تم کہو: الله أعلىٰ وأجل (اللہ تعالیٰ اعلیٰ اور بزرگ تر ہے)۔ ابوسفیان نے کہا: لنا عزىٰ وعزىٰ لكم (ہمارا عزیٰ ہے تمہارا عزیٰ کوئی نہیں)۔ آپؐ نے فرمایا: تم جواب دو: الله مولانا ولا مولىٰ لكم (ہمارا مولیٰ اللہ ہے اور تمہارا مولیٰ کوئی نہیں) پھر ابوسفیان نے کہا: آج کا دن یومِ بدر کے بدلہ کا ہے۔ کوئی دن ہمارے لئے اور کوئی دن ہمارے برخلاف، کسی دن ہم بے وقعت اور کسی دن ہم خوش بخت، حنظلہ کے بدلے حنظلہ کے، فلاں کے بدلے فلاں کے، اور فلاں کے بدلے

فلاں کے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی طرح سے برابری نہیں، ہمارے مقتول تو زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں جبکہ تمہارے مقتول دوزخ میں عذاب دیئے جارہے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا: قوم میں کچھ افراد کے ناک، کان کاٹے گئے ہیں اور یہ ہمارے سرکردہ جنگجوؤں کا کام نہیں ہے، نہ میں نے اس طرح کرنے کا حکم دیا، نہ اس طرح کرنے سے روکا اور نہ میں نے اسے پسند کیا اور نہ ہی بُرا سمجھا اور نہ تو یہ منظر مجھے بُرا لگا اور نہ ہی اچھا۔ راوی کہتا ہے کہ جب اُنہوں نے دیکھا تو حضرت حمزہؓ کا پیٹ پھاڑا گیا تھا اور ہند نے ان کا جگر چبایا، لیکن اسے نگل نہ سکی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے اس سے کچھ کھایا ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ حمزہؓ کے بدن کے کسی جز کو آگ میں داخل کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہؓ کو سامنے رکھ کر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی، اسی دوران ایک انصاری شہید لایا گیا اور اسے سیدنا حمزہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کی بھی نمازِ جنازہ پڑھی، پھر انصاری کو اُٹھالیا گیا اور سیدنا حمزہؓ کو چھوڑ دیا گیا پھر دوسرے شہید انصاری کو لایا گیا اور اسے حمزہؓ کے پہلو میں رکھ دیا گیا اور ان پر نمازِ جنازہ پڑھی گئی پھر اسے اُٹھالیا گیا اور حمزہؓ کو چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ اس روز سیدنا حمزہؓ پر ستر مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔''

یہ طویل حدیث جسے محدثِ مصر علامہ احمد شاکر نے سہواً صحیح قرار دیا ہے، یہ دو اعتبار سے ضعیف بھی ہے اور شاذ بھی اور منکر بھی ہے۔ ضعیف تو اس اعتبار سے کہ اس روایت کے راوی امام شعبی کا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ جیسا کہ امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن حاتم رازیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ ابوحاتم رازی سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ شعبی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سماع نہیں کیا اور شعبیؒ حضرت عائشہؓ کے حوالے سے جو کچھ بیان کریں گے، وہ مرسلاً ہی ہوگا۔ البتہ حضرت مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کرتے تھے۔ (دیکھئے 'کتاب المراسیل: ۶/ ۵۹۱)

اس بنا پر یہ روایت منقطع ثابت ہوئی۔ مزید برآں اس حدیث میں عطا بن سائب کی وجہ سے بھی ضعف ہے۔ چنانچہ امام ابن کثیرؒ اپنی تاریخ میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: تفردبه أحمد وهذا إسناد فيه ضعف أيضا من جهة عطاء بن

السائب. (التاریخ از حافظ ابن کثیر: ۴/۴۰،۴۱)

''اس روایت کو بیان کرنے میں امام احمد منفرد ہیں اور اس میں عطاء بن سائب کی وجہ سے ضعف بھی ہے۔''

امام ہیثمیؒ مجمع الزوائد میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: وفیه عطاء بن سائب وقد اختلط (۶/۱۱۰) اگرچہ علامہ احمد شاکرؒ بیان فرماتے ہیں کہ یہ روایت اختلاط سے قبل کی ہے، لیکن ان کا اختلاط روایتِ مذکورہ میں اظہر من الشمس ہے اور وہ اس طرح کہ

◉ صحیح بخاری ودیگر کتبِ صحاح میں مسلمان عورتوں کے مشرکین زخمیوں پر حملہ آور ہونے کا ذکر نہیں ہے جبکہ یہاں اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان عورتیں زخمی مشرکوں پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔

◉ صحیح احادیث میں: یوم لنا ویوم علینا، ویوم نُسَاءُ ویوم نُسَرُّ، حنظلة بحنظلة وفلان بفلان کا ذکر بھی نہیں ہے جبکہ اس روایت میں مسجع ومقفّی عبارت موجود ہے جو خود ساختہ معلوم ہوتی ہے۔

◉ اس روایت میں ذکر ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان نے جواب میں خود فرمایا: لا سواءً أما قتلانا فأحیاء یُرزقون وقتلاکم في النار یُعذَّبون جبکہ صحیح حدیث میں منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اس مفہوم کا جواب دیا تھا۔

◉ اس روایت میں اس بات کا ذکر ہے کہ ابوسفیان نے پہلے أعلُ هُبل کا نعرہ لگایا تھا جبکہ صحیح احادیث میں ہے کہ اس نے دامنِ اُحد میں کھڑا ہو کر پوچھا تھا کہ تم میں محمد ﷺ موجود ہے؟ کیا تم میں ابن ابی قحافہ ہے؟ کیا تم میں ابن خطاب ہے، پھر اس کے بعد اس نے أعلُ هبل کہا تھا۔

◉ اس روایت میں ہے کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ نے شہداے اُحد کی فرداً فرداً نمازِ جنازہ پڑھی اور حضرت حمزہؓ کی ستر مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھی جبکہ صحیح احادیث میں ہے کہ آپؐ نے شہداے اُحد کو نہ تو غسل دیا تھا اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی تھی بلکہ اُنہیں خود شہادت سمیت دفن کردیا تھا۔ علاوہ ازیں اس میں کئی ایسی باتیں اور بھی ہیں جو اس روایت کے شاذ ہونے پر دلالت

کرتی ہیں۔

◉ اس روایت کا متن بھی منکر ہے اور وہ اس طرح کہ اس روایت میں ذکر ہے کہ آپ نے پوچھا: «أ أكلت منها شيئا؟» قالوا: لا ، «قال ما كان الله ليدخل شيئا من حمزة النار» اس روایت کا مدعا ہے کہ ہند بن عتبہ اسلام قبول نہیں کرے گی اور جہنم میں داخل ہوگی کیونکہ اللہ نے حمزہؓ بن عبدالمطلب کے بدن کے کسی جز کو ایسے بدن میں داخل نہیں ہونے دیا جو آگ میں جلنا ہے۔ جبکہ صحیح بخاری جیسی کتبِ صحاح میں صحیح الاسناد روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندؓ نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور ساری زندگی اسلام و ایمان پر قائم رہی بلکہ فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانیؒ نے یہ بھی بیان کیا ہے: کہ وكانت من عقلاء النساء اور پھر حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دیتے وقت اس کی گفتگو سے اس کی دانش مندی پر کئی پہلوؤں سے استدلال کیا۔ (۱۴۱/۷)

اگرچہ مذکورہ بالا روایت کے بعض مندرجات دیگر شواہد احادیث میں تائید موجود ہے لیکن ہند کے حضرت حمزہؓ کے پیٹ چاک اور ان کا جگر چبانے کی بات کسی طرح بھی صحیح طور سے ثابت نہیں ہوتی۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا حمزہؓ بن عبدالمطلب جیسے اسد اللہ واسد رسولہ کی شہادت نہایت الم ناک ہے، لیکن اس میں مرکزی کردار حضرت جبیر بن مُطعم کا ہے جس نے اپنے چچا طعیمہ بن عدی کا بدلہ لینے کے لئے وحشی بن حرب کو خصوصی طور پر مشن سونپا تھا اور اس نے محض اپنی آزادی کی خاطر بزدلانہ حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا تھا۔

باقی رہی یہ بات کہ شہدائے اُحد کا مثلہ تو ہوا تھا تو ہم بھی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ یقیناً ان کا مثلہ ہوا تھا، لیکن یہ سارا کام صرف ہند بنتِ عتبہ قرشیہ نے سرانجام نہ دیا تھا بلکہ اس کے ساتھ دیگر خواتین یا مشرکین بھی شریک تھے جو اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے رہے، لیکن جہاں تک پیٹ چاک کر کے کلیجہ یا جگر چبانے یا شہدائے کرام کے ناک، کان کاٹ کر ہار بنانے اور اسے گلے میں لٹکانے اور پھر اس وحشی بن حرب کو ہدیہ دینے جیسی روایات منقول ہیں تو ایک طرف تو وہ سنداً صحیح نہیں، دوسری طرف فطرتِ انسانی بھی انہیں قبول کرنے سے اِبا کرتی ہے اور عقل سلیم بھی اسے تسلیم نہیں کرتی، کیونکہ وحشی بن حرب کی حضرت حمزہؓ سے دشمنی نہ تھی۔ وہ تو جبیر بن مطعم کا غلام تھا اور حضرت حمزہؓ نے جبیر بن مطعم کے چچا طعیمہ بن عدی کو جنگِ بدر میں قتل کیا تھا، اس لئے جبیر نے اپنے چچا کا انتقام لینے کے لئے وحشی کو آزادی کا لالچ دے کر حضرت حمزہؓ کے قتل پر آمادہ کیا تھا۔ اور اس نے محض اپنی آزادی کی خاطر یہ بزدلانہ اور

گھناؤنا جرم کیا تھا، لہٰذا اسے کٹے ہوئے اعضائے انسانی اپنے گلے میں پہننے کی ضرورت ہی نہ تھی، اسے تو آزادی کی ضرورت تھی جو اسے مل گئی۔ نہ وہ ہند بنت ِعتبہ کا غلام تھا اور نہ ہی ہند نے اسے حضرت حمزہؓ کے قتل پر آمادہ کیا تھا، اسے تو جبیر بن مطعم کا منصوبہ کام دے گیا۔

بعدازاں حضرت جبیرؓ بن مطعم اور ہندؓ بنت عتبہ اور وحشیؓ بن حرب نے اسلام قبول کرلیا اور اسلام کی خاطر شاندار خدمات سرانجام دیں۔ فتح الباري اور الاصابہ وغیرہ میں شرح وبسط سے ان کے قبولِ اسلام کا قصہ مرقوم ہے۔ اگر ہندؓ بنت عتبہ نے حضرت حمزہؓ کے جسدِ اطہر سے ایسا سلوک کیا ہوتا تو حضرت رسولِ کریم ﷺ نے اسے قبولِ اسلام کے وقت ایسا تو کہہ دینا تھا کہ ہند تیرا اِسلام تو قبول ہے، لیکن اُٹھ کر چلی جا اور آئندہ میرے سامنے نہ آنا، کیونکہ مجھے شہید چچا کی المناک شہادت یاد آجایا کرے گی، لیکن آپؐ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ اس کے بجائے طبقاتِ ابن سعد: ۸/۱۷۱ میں منقول ہے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: يا رسول الله! الحمد لله الذي أظهر الدين الذي اختار لنفسه لتنفعني رحمك يا محمد! إني إمرأة مؤمنة بالله مصدقة برسوله"

''اے اللہ کے رسول ﷺ! تمام طرح کی حمد وثنا اللہ کے لئے جس نے اس دین کو غالب کردکھایا جسے اس نے اپنے لئے پسند کیا۔ اے محمد ﷺ! مجھے (عفو و درگزر) کی صورت میں آپؐ سے قرابت داری کا نفع ملنا چاہئے۔ میں اللہ پر ایمان رکھنے اور اس کے رسول ﷺ کی تصدیق کرنے والی عورت ہوں۔''

بعدازاں اس نے کہا:

''میں ہند بنت ِعتبہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبًا بكِ '' (خوش آمدید)

پھر وہ یوں گویا ہوئی: ''والله ما كان على الأرض أهل خباء أحب إلي من أن يذلوا من خبائك . ولقد أصبحتُ: وما على الأرض أهل خباء أحب من أن يعزوا من خبائك"

''اللہ کی قسم! روے زمین پر مجھے آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کا ذلیل ہونا محبوب نہ تھا اور آج میری کیفیت یہ ہے کہ روے زمین پر مجھے آپ کے گھرانے سے بڑھ کر کسی گھرانے کا عزت دار ہونا محبوب نہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: وزيادة اور بخاری کی روایت میں وأيضًا والذي نفسي بيده

پھر اس نے جہادِ یرموک میں جو بے مثال خدمات سرانجام دیں، وہ تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔